www.KitaboSunnat.com

مقالات

مولانا عبدالرحمان عزیز الہ آبادی

(دوسری قسط)

مقامِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شیعہ سنی اتحاد

جملہ معترضہ:

جنگِ خندق کے موقعہ پر جب ماحول "اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ"[1] کا منظر پیش کر رہا تھا اور اسی طرح دیگر سخت ترین اور مہلک مواقع پر صحابہ کرامؓ رسول اللہ کے ساتھ رہے حنین کے تیر انداز ان کے پائے ثبات کو متزلزل نہ کر سکے، طائف کے سخت جان جنگجوؤں سے وہ نہ گھبرا گئے، فتح مکہ کے موقع پر کفارِ مکہ ان کو خوف زدہ نہ کر سکے، خیبر کے یہودیوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے اور ان کے قلعہ بند ہو کر لڑنے سے وہ ہمت نہ ہارے، تو ظاہر ہے کہ جنگِ احد میں جو کچھ ہوا صرف لاعلمی کی وجہ سے ہوا۔ اور پھر اس خطا کو بھی اللہ کریم نے میدانِ احد ہی میں معاف فرما کر قیامت تک صحابہؓ پر معترض ہونے والوں کے منہ بند کر دیئے ہیں۔ اب صحابہؓ پر معترض ہونے سے پہلے سورۃ آلِ عمران اور صحیح بخاری صـ۵۲۳ج۱ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

صلح حدیبیہ:

سنہ ۶ھ میں نبی علیہ السلام نے معہ چودہ سو (۱۴۰۰) صحابہؓ بقصدِ زیارتِ کعبۃ اللہ قربانی کے اونٹ ہمراہ لے کر مکہ مکرمہ کا رخ کیا۔ جب مقامِ حدیبیہ پر تشریف فرما ہوئے تو بشر بن سفیان نے اطلاع دی کہ قریشِ مکہ آپؐ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ نبی علیہ السلام نے چودہ سو صحابہؓ سے حضرت عثمانؓ کو منتخب فرما کر بطورِ سفیر مکہ مکرمہ اس غرض سے روانہ کیا کہ قریشِ مکہ کو اصلی صورتِ حال سے آگاہ کریں۔ قریشِ مکہ نے حضرت عثمانؓ کو طوافِ کعبہ اور سعیِ صفا و مروہ کی اجازت دے کر کہا کہ ہم محمد کو کبھی اجازت نہ دیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے جواباً فرمایا: میں (عثمان) اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس باہمی گفتگو میں دیر ہو گئی۔ ادھر شہادتِ عثمانؓ

---

[1] یعنی جب دل اچھل کر حلق میں آ جائیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خبر گشت کرنے لگی۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے اور قصاصِ عثمان رض سے متعلق تمام صحابہ رض سے بیعت لی۔ (مختصر سیرتِ رسولِ عربی ص ۳۰۱ مشکوٰۃ ص ۵۶۱ جلد دوم)

ــــ شیعہ مجتہد محمد بن یعقوب کلینی رقم طراز ہیں کہ :

"عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حُبِسَ عُثْمَانُ فِیْ عَسْکَرِ الْمُشْرِکِیْنَ وَبَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ الْمُسْلِمِیْنَ وَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی لِعُثْمَانَ وَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ طُوْبٰی لِعُثْمَانَ قَدْ طَافَ بِالْبَیْتِ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَاَحَلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا کَانَ لِیَفْعَلَ فَلَمَّا جَآءَ عُثْمَانُ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَطُفْتَ بِالْبَیْتِ فَقَالَ مَا کُنْتُ لِاَطُوْفَ بِالْبَیْتِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ لَمْ یَطُفْ بِہٖ"

(فروع کافی جلد سوم کتاب الروضۃ ص ۱۵۱)

"ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق رح) فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رض مشرکین کے لشکر میں محبوس ہو گئے تب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلمانوں سے بیعت

---

۵ "لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّۃَ قَالَ فَبَایَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَکَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِّنْ اَیْدِیْہِمْ لِاَنْفُسِہِمْ"

(ترمذی ج ۲ ص ۲۱۱)

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا، اس وقت حضرت عثمان رض بحیثیت آپ کے سفیر کے مکہ میں تھے۔ لوگوں نے بیعت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عثمان رض اس وقت اللہ اور رسول کے کام میں ہیں۔ پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر حضرت عثمان رض کی طرف سے بیعت کی ــــ چنانچہ عثمان رض کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہاتھ صحابہ رض کے اپنے ہاتھوں کی نسبت بہتر تھا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی اور اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر حضرت عثمانؓ کے لیے بیعت فرمائی۔ مسلمانوں نے کہا، کیا خوبی اور خوش نصیبی ہے کہ حضرت عثمانؓ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے احرام سے فارغ ہو گئے! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حضرت عثمانؓ (میرے بغیر) طواف کرے۔ چنانچہ جب حضرت عثمانؓ واپس تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا "عثمانؓ، تو نے بیت اللہ کا طواف کیا؟" عرض کی: "ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف کروں!"

فریقین کی معتبرہ کتب سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ نبوت میں حضرت عثمانؓ اتنے قابلِ اعتماد اور معتبر تھے کہ ان کو سفیر بنا کر بھیجا اور باوجود مشرکین کی طرف سے اجازت کے حضرت عثمانؓ نے نبی علیہ السلام کے بغیر طواف وغیرہ بھی نہ کیا۔

۲۔ نبی علیہ السلام کو حضرت عثمانؓ کے ساتھ اس قدر شفقت و محبت تھی کہ حضرت عثمانؓ کے انتقام کے لیے اپنے تمام موجود صحابہؓ (چودہ سو۱۴۰۰) سے جانیں قربان کر دینے کی بیعت لی۔ اور صحابہ کرامؓ نے جس اخلاص، عقیدت اور محبت سے یہ بیعت کی تھی، اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بیان فرمایا:

"لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ۔ الاٰية!" (الفتح: ۱۸)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہو گئے جبکہ وہ ایک درخت کے نیچے آپؐ کی بیعت کر رہے تھے۔ اور جو خلوص ان (بیعت کرنے والوں) کے دلوں میں تھا وہ بھی خدا کو معلوم تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان مسلمانوں میں اطمینانِ قلب پیدا کر دیا۔" (سورۃ الفتح ترجمہ از کشف الرحمٰن مطبوعہ کراچی ص ۸۱۹/۲)

یعنی جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قید و قتل کا بدلہ لینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جانی قربانی کی بیعت کی تھی، ان کو اللہ تعالیٰ نے دائمی رضا مندی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزولِ سکینت کی بشارت دے دی ــــ حضرت عثمانؓ کی خوش نصیبی اور سعادت کہ نبی علیہ السلام نے اپنا مبارک (دایاں) ہاتھ حضرت عثمانؓ کی طرف سے، اپنے دوسرے (بائیں) ہاتھ پر رکھ کر بیعت کی ــــ نبی علیہ السلام کو حضرت عثمانؓ کے ایمان واخلاص پر اتنا کامل اعتماد و وثوق کہ ان کی طرف سے غائبانہ بیعت بھی فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ عثمانؓ ہمارے بغیر طواف نہیں کرسکتا۔ اور فی الواقع ایسا ہی ہوا کہ مدتوں کے شوق وخواہش کے باوجود انہوں (عثمانؓ) نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طواف کرنا گوارا نہ کیا بلکہ فرمایا:

"مَا كُنْتُ أَطُوفُ وَرَسُولُ اللّٰهِ لَمْ يَطُفْ بِهِ " (فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۵۱/۳)

نیز تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ "درخت کے نیچے بیعت کرنے والے لوگ بہترین ہیں اور ان میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہ ہوگا۔" (خلاصۃ المنہج، تفسیر قمی، تفسیر صافی بحوالہ مجمع البیان)

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ۔"

"تم تمام اہل زمین میں سے بہتر ہو!"

ابوداؤد میں ہے:

"لَا يَدْخُلُ النَّارَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔"

"درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہ ہوگا۔"

اعلیٰ خصوصیت:

حضرت عثمان غنیؓ کی امتیازی حیثیت اور اعلیٰ خصوصیت یہ بھی ہے کہ نبی علیہ السلام کی دو حقیقی صاحبزادیاں حضرت عثمانؓ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ اسی لیے آپ ذوالنورینؓ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ حاشیہ نہج البلاغۃ میں ہے:

فَلِأَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ رُقَيَّةَ وَأُمَّ كُلْثُومٍ تُوُفِّيَتِ الْأُولٰى فَزَوَّجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّانِيَةِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِذَا سُمِّیَ ذَا النُّوْرَیْنِ " (حاشیہ نہج البلاغہ ص۸۵ ج۲)

"لقب ذوالنورین کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی علیہ السلام کی دو صاحبزادیوں (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا) سے نکاح کا شرف حاصل ہوا۔ جب پہلی صاحبزادی فوت ہو گئیں تو نبی علیہ السلام نے اپنی دوسری صاحبزادی سے آپ رضی اللہ عنہ کا نکاح کر دیا اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہتے ہیں!" ـــ رضی اللہ عنہ

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر میری تیسری لڑکی بھی ہوتی تو اس کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیتا۔ بلکہ ایک روایت میں ہے کہ اگر میری دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ایکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں دے دیتا (البدایہ والنہایہ ص۲۰۹ ج۵، الاستیعاب لابن عبدالبر، اصابہ)

نیز اسد الغابہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

"لَوْ كَانَ لِيْ أَرْبَعُوْنَ بِنْتًا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ"

(اسد الغابہ ج۶ ص ۵۸۶)

"اگر میری چالیس لڑکیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا!" رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پہلا نکاح مکہ مکرمہ میں جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو یہ آواز زبان زد خلائق تھی کہ:

"أَحْسَنُ زَوْجَیْنِ رَاٰهُمَا اِنْسَانٌ رُقَیَّةُ وَزَوْجُهَا عُثْمَانُ"

(رحمۃ للعالمین ص۱۲۶ ج۲)

یعنی بہترین جوڑا رقیہ رضی اللہ عنہا اور عثمان رضی اللہ عنہ کا جوڑا ہے۔

۲ھ میں جنگِ بدر کے موقع پر جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ اور فرمایا کہ "اے عثمان رضی اللہ عنہ، یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو فرماتے ہیں، خداوندِ قدوس کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری بیٹی تجھ سے بیاہ دوں!"

(ابن ماجہ، حاکم، ازالۃ الخفاء)

اس روایت سے ظاہر ہے کہ یہ رشتے بحکمِ خداوندی ہوئے۔ چنانچہ نبی علیہ السلام نے حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات پر فرمایا تھا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"زَوِّجُوْا عُثْمَانَ لَوْ كَانَ لِيْ ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ مَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِالْوَحْيِ" (نیز اس ص ۴۸۷)

"(حضرت) عثمانؓ کا نکاح کر دو، اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں ضرور عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا اور یہ شادی نکاح بحکم الٰہی ہوتا۔"

بعض لوگ یہ بے پر کی اڑاتے ہیں کہ "نبی علیہ السلام نے حضرت عثمانؓ کو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی بیٹیاں یا اپنی بیٹیاں صرف تالیفِ قلب، اسلام کی ترقی، کلمۂ حق کی سربلندی کے لیے دی تھیں، یا ابھی تک "حرمتِ نکاح بکافراں" کا حکم نہیں آیا تھا۔" (حیات القلوب ص ۵۶۰/۲، ص ۵۶۱/۲) لیکن اسی کتاب کے اسی صفحہ پر اس قول کی تردید موجود ہے۔ نیز اسی کتاب کے ص ۵۶۲/۲ پر ہے کہ:

"عیاشی روایت کردہ است کہ از حضرت جعفر صادقؒ پرسیدند کہ آیا حضرت رسولِ خدا دختر خود را بعثمانؓ داد؟ حضرت فرمود بلے۔"

"عیاشی نے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دی؟ تو انہوں نے جواب دیا، "ہاں!"

نیز مرأۃ العقول ص ۳۵۲، فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص ۵۱۹ پر حضرت عثمانؓ کا نکاح حضور علیہ السلام کی صاحبزادیوں سے ہونا ثابت ہے۔

اور بعض بے نصیب حضرت رقیہؓ و حضرت امِ کلثومؓ اور حضرت زینبؓ کو نبی علیہ السلام کی حقیقی بیٹیاں ہی تصور نہیں کرتے، جیسا کہ حیات القلوب کی اس عبارت سے ظاہر ہے:

"جمعے از علماء خاصہ و عامہ را اعتقاد آں است کہ رقیہ، امِ کلثوم دختران خدیجہ بودند از شوہر دیگر کہ پیش از حضرت داشتہ و حضرت ایشاں را تربیت کردہ بود و دختر حقیقی آں جناب نہ بودند۔" (حیات القلوب ص ۵۶۰ جلد دوم)

یعنی رقیہؓ وامِ کلثومؓ حضرت خدیجہؓ کی پہلے شوہر سے بیٹیاں تھیں۔ جناب رسول اللہؐ نے صرف ان کی پرورش کی تھی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ سطور میں اس ہرزہ سرائی کا نوٹس لیا جائے۔

بناتِ رسولؐ کی صحیح تعداد:

قرآنِ مجید میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ - الاٰیة !"

(الاحزاب : ۵۹)

ترجمہ: ۱- از شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ : "اے پیغامبر بگو بزنانِ خود، و دخترانِ خود، و بزنانِ مسلماناں ....!"

۲- از شاہ رفیع الدین دہلویؒ : "اے نبی کہہ واسطے اپنی بیبیوں کے، اور بیٹیوں اپنی کے، اور بیبیوں مسلمانوں کی سے .....!"

۳- از شاہ عبدالقادر دہلویؒ : "اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو، اور اپنی بیٹیوں کو، اور مسلمانوں کی عورتوں کو ....!"

مندرجہ بالا تراجم مشہور علماء اہلسنت کے ہیں۔ اب مشہور علماء شیعہ کے تراجم بھی ملاحظہ فرمائیں:

۱- مقبول احمد شیعہ دہلویؒ : "اے نبی تم اپنی ازواج سے، اور اپنی بیٹیوں سے، اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہہ دو ...!" (ترجمہ قرآن مجید صـ۴۹)

۲- سید عماد علی شاہ تفسیر عمدۃ البیان (مطبوعہ لاہور سنہ ۱۲۹۰ھ) میں اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

"اے پیغمبر بلند مرتبہ کہہ تو واسطے عورتوں اپنی کے، اور بیٹیوں اپنی کے، اور عورتوں مؤمنین کی کے ....!"

غور فرمائیں، شیعہ سنی تراجم میں "بَنَاتِكَ" کا ترجمہ بصیغہ جمع ہے، جس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی علیہ السلام کی بیٹیاں ایک سے زائد تھیں۔

اب شیعہ کتب کے حوالے ملاحظہ فرمائیں:

۱- شیعہ مذہب کی مشہور کتاب کافی .... (جس کے صـ۱ پر لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی نے بعد از ملاحظہ مہرِ تصدیق ثبت کر کے فرمایا تھا کہ: هٰذَا كَافٍ لِّشِيْعَتِنَا "یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لیے کافی ہے۔" شاید اسی وجہ سے اس کا نام کافی رکھا گیا۔ نیز صاحب تفسیر صافی نے لکھا ہے کہ محمد بن یعقوب کلینی اپنی اصولِ کافی میں وہ روایات نقل فرماتے ہیں جو ان کے نزدیک ثقہ و معتبر ہوں صـ۱۴) ....

.... میں لکھا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تزوّج خدیجة وھو ابن بضع وعشرین سنة فولد له منها قبل مبعثه القاسم ورقیة، وزینب، وام کلثوم، وولد له بعد المبعث الطیب والطاھر والفاطمة۔" (اصول کافی ص۲۷۸)

"تقریباً پچیس سال کی عمر میں نبی علیہ السلام نے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے نکاح کیا۔ بعثت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بطن سے قاسمؓ، رقیہؓ، زینبؓ اور ام کلثومؓ پیدا ہوئے۔ اور بعثت کے بعد طیب طاہرؓ، اور فاطمہؓ پیدا ہوئے۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ بعد از بعثت صرف حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہی پیدا ہوئیں۔ اور طیب طاہرؓ بعثت سے پہلے پیدا ہوئے تھے۔ (اصول کافی ص۲۷۸)

۲۔ "حدثنی جعفر بن محمد عن ابیه قال ولد لرسول الله صلی الله علیه وسلم من خدیجة القاسم والطاھر وام کلثوم ورقیة وفاطمة وزینب۔" (قرب الاسناد ص۶)

"امام جعفرؒ اپنے باپ امام محمد باقرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقرؒ نے فرمایا: نبی علیہ السلام کی اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے قاسمؓ، طاہرؓ، ام کلثومؓ، رقیہؓ، فاطمہؓ، زینبؓ پیدا ہوئی۔"

۳۔ "روی الصدوق فی الخصال باسناده عن ابی بصیر عن ابی عبد الله قال ولد لرسول الله من خدیجة القاسم والطاھر وھو عبد الله وام کلثوم ورقیة وزینب وفاطمة۔"

(مراۃ العقول شرح الاصول والفروع ص۳۵۲)

مطلب وہی جو گزر چکا ہے۔

۴۔ قال ابن شھر آشوب فی المناقب ولد من خدیجة القاسم و الطاھر و ھو عبد الله وھما الطاھر والطیب واربع بنات زینب، ورقیة وام کلثوم وھی امنة وفاطمة۔"

(مراۃ العقول ص۳۵۲)

۵۔ فقال القرطبی اجتمع اھل النقل علی انھا ولدت له

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرْبَعُ بَنَاتٍ کُلُّهُنَّ اَدْرَکْنَ الْاِسْلَامَ وَهَاجَرْنَ، زَیْنَبُ وَ رُقَیَّةُ وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةُ" (مرأة العقول ص ۳۵۲) مطلب وہی جو گزر چکا ہے۔

۶۔ ابن بابویہ بسند معتبر ازاں حضرت امام جعفر صادق روایت کردہ است کہ از برائے حضرت رسولؐ متولد از خدیجہؓ، قاسمؓ، و طاہرؓ، و نام طاہر عبداللہؓ بود، و اُم کلثومؓ و رقیہؓ و زینبؓ و فاطمہؓ" (حیات القلوب ص ۵۵۹ ج ۲)

۷۔ "از حضرت جعفر صادقؒ روایت شدہ است کہ از برائے رسولِ خدا از خدیجہؓ متولد شدند، قاسمؓ، فاطمہؓ، اُم کلثومؓ و رقیہؓ و زینبؓ" (منتہی الامال شیخ عباس ص ۹)

۸۔ "چہار دختر برائے حضرت رسولؐ آوردہ، زینبؓ، رقیہؓ، اُم کلثومؓ، فاطمہؓ" (حیات القلوب ص ۵۶۶/۲)

۹۔ "قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَوَّلُ مَنْ وُلِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ الْقَاسِمُ وَیُکَنّٰی بِهِ ثُمَّ زَیْنَبُ، ثُمَّ رُقَیَّةُ، ثُمَّ فَاطِمَةُ، ثُمَّ اُمُّ کُلْثُوْمٍ، ثُمَّ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسُمِّیَ الطَّیِّبَ وَالطَّاهِرَ وَاُمُّهُمْ جَمِیْعًا خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ!"

(مرأة العقول ص ۳۵۲/۱)

"حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: مکہ معظمہ میں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ہاں نبوت سے قبل حضرت قاسمؓ پیدا ہوئے، جن کی وجہ سے آپؐ کی کنیت ابو القاسم تھی۔ پھر حضرت زینبؓ، پھر حضرت فاطمہؓ، پھر حضرت ام کلثومؓ پیدا ہوئیں۔ اور نبوت کے بعد حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے جن کو طیب طاہر کہا گیا۔ اور ان سب کی والدہ حضرت خدیجہؓ بنت خویلد تھیں۔"

ایک سوال:

اب سوال یہ ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں حضرت خدیجہؓ کے بطنِ مبارک سے واقعی چار تھیں تو واقعہ تطہیر اور واقعہ مباہلہ نصاریٰ نجران کے وقت ان کو شامل کیوں نہ کیا گیا، صرف حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہی کو کیوں شامل کیا گیا؟

جواباً عرض ہے: تفسیر حسینی پارہ ۲۲ آیت تطہیر کے تحت مرقوم ہے کہ یہ آیت ۹ شریفہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نازل ہوئی۔ اور منتہی الآمال میں قصہ مباہلہ نصاریٰ نجران کے متعلق مرقوم ہے کہ یہ واقعہ ۱۰ھ میں ہوا (ص ۶۹/۱) اب جبکہ آیت تطہیر ۹ھ میں نازل ہوئی۔ اور مباہلہ نصاریٰ نجران ۱۰ھ میں وقوع پذیر ہوا، اس وقت حضرت فاطمہؓ کے سوا باقی تینوں صاحبزادیاں زندہ ہی کب تھیں کہ آیتِ تطہیر یا مباہلہ کے وقت ان کی شمولیت کا سوال پیدا ہوتا ہے؟ چنانچہ ان تینوں صاحبزادیوں کا سنِ وفات بھی ہم کتبِ شیعہ ہی سے نقل کرتے ہیں:

۱۔ "رقیہؓ در سال دوم ہجری در ہنگامے کہ جنگِ بدر بود وفات کرد" (منتہی الآمال ص ۸۱/۱)

۲۔ "زینبؓ در سال ہفتم ہجرت و در روایتے در سال ہشتم ہجری برحمت ایزدی واصل شد" (حیات القلوب ص ۵۶۰/۲)

۳۔ "سوم ام کلثومؓ و او را نیز عثمانؓ بعد از رقیہؓ تزویج نمود کہ در سال ہفتم ہجری برحمتِ ایزدی واصل شد" (حیات القلوب ص ۵۶۰/۲)

یعنی حضرت رقیہؓ ۲ھ میں، حضرت زینبؓ ۷ھ یا ۸ھ میں اور حضرت ام کلثومؓ ۷ھ میں واصل بحق ہوئیں۔

مندرجہ بالا تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ فریقین کی کتب[1] تواریخ معتبرہ اور کتب صحاح اس بات پر متفق ہیں کہ تحت السماء و فوق الارض حضرت عثمان ذوالنورینؓ سے زیادہ کوئی سعادتمند اور خوش نصیب آدمی نہیں جس کے حبالۂ عقد میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں ہوں۔

حضرت علیؓ کا فرمان:

بلکہ ایک موقعہ پر حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ:

"اَنْتَ اَقْرَبُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَشِيْجَةَ رَحِمٍ مِنْهُمَا وَقَدْ نِلْتَ مِنْ صِهْرِهٖ مَا لَمْ يَنَالَا۔" (نہج البلاغہ مصری ص ۸۵ جلد دوم)

ترجمہ سید علی نقی کی فیض الاسلام سے ملاحظہ فرمائیں:

[1] اہلسنت کی تاریخی کتب میں یہ تذکرہ تفصیلاً موجود ہے۔ نیز کتب حدیث میں بھی کافی ذخیرہ ہے۔ علاوہ ازیں مختصر سیرت الرسول عربی کے ص ۲۰۱ پر بھی اجمالاً تذکرہ ہے خصوصاً البدایہ والنہایہ لابن کثیر، الاستیعاب لابن عبدالبر، اصابہ، تجرید اسماء صحابہؓ ملاحظہ فرمائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

" دراں حالیکہ تو از جہت خویشی بر سولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم از آنہا نزدیک تری چوں عثمانؓ پسرِ عفان ابن ابی العاص ابن امیہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف مے باشد و عبد مناف جد سوم حضرت رسول محمدؐ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف ابن قصی ابن کلاب ابنِ کعب است۔ واما ابوبکر عبد اللہ پسر ابو قحافہ عثمان ابن عامر ابن عمر ابن کعب ابن سعد ابن تیم ابن مرہ ابن کعب مے باشد و مرہ جد ششم پیغمبر اکرمؐ است، واما عمرؓ پسر خطاب ابن نفیل ابن عبد العزیٰ ابن رباح ابن عبد اللہ ابن قرط ابن زراح ابن عدی بن کعب بود و کعب جد ہفتم رسولِ خدا است، پس خویشاوندی عثمانؓ از ابوبکرؓ و عمرؓ بہ پیغمبر اکرمؐ نزدیک تر است و دامادی پیغمبرؐ مرتبہ اے یافتہ ای کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نیافتند، عثمانؓ رقیہؓ وام کلثومؓ را کہ بنا بر مشہور دختران پیغمبرؐ بودند بہمسریؓ خود در آورد۔ وراول رقیہؓ را و بعد از چند گاہ کہ آں وفات نمود امِ کلثومؓ را بجائے خواہر با و دادند" (فیض الاسلام ص ۵۱۹)

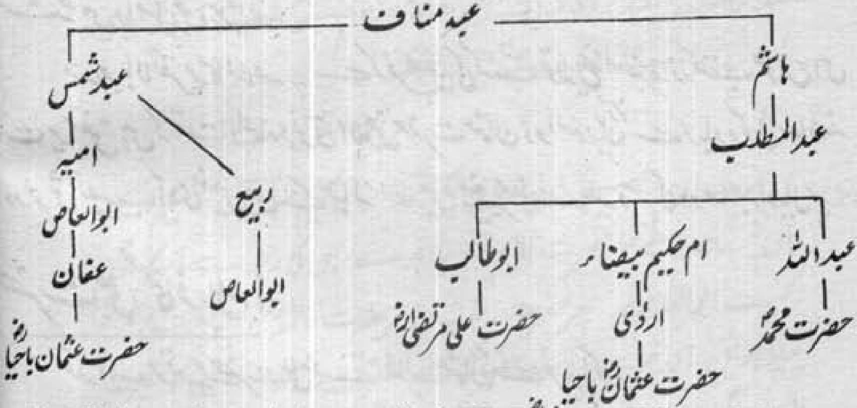

یعنی حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا، آپ کو جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے رشتہ میں زیادہ قرابت حاصل ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ تیسرے واسطے میں نبی علیہ السلام کے ساتھ نسب میں ملتے ہیں۔ اور حضرت ابوبکرؓ چھٹے میں اور حضرت عمرؓ ساتویں واسطے میں نسب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں۔ تجھے پیغمبرِ خداؐ کی دامادی کا ایسا شرف حاصل ہے جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کو نہیں۔ کیونکہ حضرت عثمانؓ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح ہوا۔ پھر حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ سے حضرت عثمانؓ کا نکاح ہوا۔ حالانکہ جناب صدیقؓ و فاروقؓ کو نبی علیہ السلام کی دامادی کا شرف حاصل نہیں۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔

(جاری ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ